سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

بدھ،15۔جون2022

(یوم الاربعاء،15ذیقعد1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 1

71

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(93)/2022/05. Dated: 14th June, 2022. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 I, **Parvez Elahi,** ***Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 15th June, 2022 at **1.00 pm** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
14th June, 2022

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15-جون 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(1) قواعد معطل کرنے کی تحریک:

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127(2) جسے قاعدہ 234 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، قرارداد پیش کرنے کے لئے، کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

(اے) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک:

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2) (اے) کے تحت آرڈیننس (10 بابت 2022) مشکلات کے ازالے اور منسوخی پنجاب قوانین کی نامنظوری کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(بی) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد:

آرڈیننس مشکلات کا ازالہ اور منسوخی پنجاب قوانین 2022 (10 بابت 2022) کی نامنظوری کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس مشکلات کا ازالہ اور منسوخی پنجاب قوانین 2022 (10 بابت 2022) کو نامنظور کیا جائے۔

74

(2) عام بحث

1- **آئینی بحران پر عام بحث**

ایک وزیر آئینی بحران پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2- **مہنگائی پر عام بحث**

ایک وزیر مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

3- **امن وامان پر عام بحث**

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد سبطین خان

چیئر مینوں کا پینل

1۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی-213

2۔ میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258

3۔ جناب ساجد احمد خان، ایم پی اے پی پی-67

4۔ محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے ڈبلیو-363

76

ایڈووکیٹ جنرل

جناب شہزاد شوکت

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
سیکرٹری (پارلیمانی امور)	:	جناب عنایت اللہ لک

77

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 15-جون 2022

(یوم الاربعاء، 15-ذیقعد 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 42 منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ
غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ
وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ
اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْرِفِيْنَ ١٤١ۙ

سورۃ انعام (آیت نمبر 141)

اور اللہ ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی 0 اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو بعض باتوں میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض باتوں میں نہیں بھی ملتے جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ 0 اور جس دن پھل توڑو اور کھیتی کاٹو تو اس کا حق بھی اس میں سے ادا کرو اور بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا 0

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی مجھ کو عشقِ نبی اِس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکسِ دروں ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
اُس کا دیوانہ ہوں اُس کا مجذوب ہوں کیا یہ کم ہے کہ میں اُس سے منسوب ہوں
سرحدِ حشر تک جاؤں گا بے دھڑک مجھ کو تو اتنا تو زادِ سفر مل گیا
جب سے مجھ پر ہُوا مصطفےٰ کا کرم بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری پارلیمانی امور (جناب عنایت اللہ لک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
2۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
3۔	جناب ساجد احمد خان، ایم پی اے	پی پی۔67
4۔	محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے	ڈبلیو۔363

شکریہ

جناب مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

تعزیت

مقصود چپڑاسی سابق ڈائریکٹر ایف آئی اے ڈاکٹر رضوان اور سابق رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کی وفات پر فاتحہ خوانی

جناب مراد راس: شکریہ، جناب سپیکر! مقصود چپڑاسی، سابق ڈائریکٹر ایف آئی اے ڈاکٹر رضوان اور سابق ایم این اے ڈاکٹر عامر لیاقت حسین وفات پا گئے ہیں تو ان کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے تاہم جو بھی ان کے ساتھ ہوا وہ تو end پر عدالت سے ہی فیصلہ ہو گا مگر ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، قاری صاحب! مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب دو چیزیں legislation کے حوالے سے ہیں لیکن اس سے پہلے تحریک استحقاق take up کرنی ہے کیونکہ یہ بہت اہم ہے اور اس شخص نے جو حرکت کی ہے اس سے ایوان میں موجود نہ صرف معزز خواتین ممبران کی دلآزاری ہوئی ہے بلکہ پورے پنجاب کی خواتین کی دلآزاری ہوئی ہے۔ جی، محترمہ یاسمین راشد! اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

مسلم لیگ(ن) کے غیر منتخب رکن عطاء اللہ تارڑ کا آئین پاکستان ہاتھ میں پکڑ کر نازیبا اور فحش حرکات کرنے پر معاملہ استحقاقات کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ

محترمہ یاسمین راشد: شکریہ، جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کی متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مسلم لیگ(ن) کے ایک غیر منتخب رکن عطاء اللہ تارڑ کا اس ایوان کے اندر ایک ہاتھ میں آئین پاکستان پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے انتہائی نازیبا اور فُحش اشارے و حرکات کرنے سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے جو کہ سب کچھ کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ ہماری اس تحریک استحقاق کو منظور کر کے باقاعدہ استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس پر کارروائی کی جا سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے اس معزز ایوان کے ممبران بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وہ بات کر سکتے ہیں۔

محترمہ یاسمین راشد: جناب سپیکر! سب سے زیادہ تکلیف دہ جو چیز تھی کہ جو اشارہ کیا گیا ہے اس اشارے نے ہم ساری جو یہاں پر خواتین بیٹھی ہوئی تھیں، اس قسم کے نازیبا اشارے سے جس طرح ہمیں تکلیف ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ تاریخ میں شاید اس ایوان میں اس طرح کے

اشارے پہلے کبھی نہیں کئے گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہاتھ میں آپ آئین پاکستان کی کتاب اٹھائے ہوئے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے فُحش اشارے کر رہے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اِس آئین پاکستان کی پاسداری نہیں کی ہے اور اس آئین پاکستان کے بارے میں یہی سوچتے ہیں کہ پاکستان کے بنے آئین کی ان کے لئے کوئی عزت نہیں ہے۔ سب سے زیادہ اہمیت کی حامل یہ چیز ہے کہ ان کے اِس طرح کے اشارہ سے میرے خیال میں ہم سب کو اتنی تکلیف ہوئی ہے تو اس کے خلاف جتنی سخت کارروائی کی جائے وہ کم ہے۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں نے بھی اس حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ مومنہ وحید: شکریہ، جناب سپیکر! بجٹ اجلاس ایک مذاق بن کر رہ گیا ہے اور یہ مذاق ابھی تک چلتا جا رہا ہے جبکہ اس کی ابتدا تب ہوئی جب ایک غیر منتخب شخص اسمبلی کے اندر آ گیا اور پورے استحقاق کے ساتھ اس نے بنچز کے اوپر نہ صرف بیٹھنے کی کوشش کی بلکہ کارروائی میں بھی دخل اندازی کی۔ یہاں پر غلط قسم کی نعرہ بازی ہوئی، یہاں پر غلط قسم کے اشارے کئے گئے اور خصوصاً خواتین کی جانب رُخ کر کے وہ اشارے کئے گئے۔ وہ آدمی جو چہرے پر سُنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجا کر ایوان میں آتا ہے، زبردستی گُھس کر آتا ہے اور وہ خواتین کو اس طرح کے اشارے کرتا ہے لیکن اخلاقیات کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کی جماعت ہی اسے نکال باہر کرتی لیکن اسے آپ کو باہر نکالنا پڑا جبکہ کل ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شخص جو اس ایوان میں سب کچھ کر کے گیا اور اس ایوان کے تقدس کو پامال کیا اور یہاں پر بیٹھی ہوئی خواتین ممبران کی حُرمت کو اپنے فُحش اشاروں سے پامال کیا تاہم کل وہ کہتے ہیں کہ اس کا نوٹیفکیشن ہو گیا ہے اور اس کے پاس پورے rights ہیں کہ وہ ہاؤس میں آ سکے۔

جناب سپیکر! اس کے اوپر کمیٹی کوئی فیصلہ کرے وہ بعد کی بات ہے اور کمیٹی کے پاس یہ معاملہ آپ بھیج دیں گے تو یہ آپ کی صوابدید ہے لیکن کوئی ایسی legislation ہونی چاہئے کہ کوئی غیر منتخب شخص اسمبلی میں کسی بھی صورت اس معزز ایوان میں نہ آ سکے۔ اس ایوان کا تقدس

پامال کرنا توان کے لئے ایک عام بات ہو گئی ہے کیونکہ اپریل کے شروع کے دنوں میں 3 تاریخ کو جو ہوا، 6 تاریخ کو جو ہوا اور 9 تاریخ کو جو ہوا جسے ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ چونکہ ہماری حکومتی جماعت ان کے ساتھ ہے اور کس کس کی سپورٹ اسے ہے یہ بات کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہ گئی کیونکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جب جناب سپیکر کی Ruling کو bulldoze کر کے نئے احکامات جاری کئے گئے تو اس کے بعد پیچھے کچھ بھی نہیں بچتا۔ بہر حال عطاء اللہ تارڑ کی اس حرکت کی خصوصاً ہم خواتین اور تمام اپوزیشن کے ممبران پُرزور مذمت کرتے ہیں اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک غیر منتخب شخص جو کسی جماعت کا رکن ہے وہ دوبارہ floor of the House پر ہمیں نظر نہ آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ اس ایوان میں ڈاکٹر یاسمین راشد نے جس issue پر تحریک استحقاق پیش کی ہے میں اس حرکت کی پرزور مذمت اس لئے بھی کروں گی کہ نہ صرف ہمیں پہلے اسمبلی میں دھکے دیئے گئے بلکہ مار پیٹ بھی کی گئی پھر بھی ہم لوگ خاموش ہو گئے اور اس پر صبر کر لیا۔ جیسا اسلام آباد ڈی چوک میں رانا ثنااللہ نے ہمارے اوپر tear gas کے مظالم ڈھائے تو بھی ہم چپ رہے۔ کیا ہمیشہ ہم نے ہی صبر کا بیڑہ اٹھانا ہے؟ اس معزز ایوان میں کل اور پرسوں جب عطاءاللہ تارڑ آیا تو وہ کس حیثیت سے آیا؟ اس کو آنے کی جرات کیسے ہوئی اور اس کے بیک پر کون ہے؟ آپ یقین کریں کہ صرف عطاءاللہ تارڑ نے ہی گندے اشارے نہیں کئے بلکہ ان کے دو تین ایسے ممبران ہیں جو مجھے نہیں لگتا کہ وہ کسی شریف گھرانے کے ہیں۔ ان کی تربیت شاید ایسی ہے کہ وہ خواتین کی موجودگی میں اس حد تک کارٹون بنتے ہیں ،اس حد تک غلیظ حرکات اور اشارے کرتے ہیں تو کیا ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے؟ آپ کی اپنی رولنگ، مطلب آپ ایک معزز ایوان کے سب کچھ ہیں اور آپ اتنے بے بس ہو گئے ہیں، آپ کو بہت strong action لینا چاہیئے۔ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اور اگر اُس عطاءاللہ تارڑ نے کالا کوٹ پہن رکھا ہے تو کیا یہ اس کی گواہی نہیں دیتا کہ اس کی تربیت بھی اچھی ہوئی ہے اور وہ کسی

معزز گھرانے سے تعلق رکھتا ہے؟ ہمارا اس پر سخت احتجاج ہے اور سپیکر صاحب براہ مہربانی اس پر آپ کو نوٹس لینا پڑے گا ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نے جو تحریک استحقاق پیش کی۔ ہم سب نہ صرف اس کو second کرتے ہیں۔ میں ایک بات آپ کو بتا دوں کہ ہم (ن) لیگ کی بات کر رہے ہیں، عطاءاللہ تارڑ (ن) لیگ کے نمائندے اور میاں محمد شہباز شریف کے spokesperson ہیں۔ میں محترمہ مومنہ وحید کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گی کہ انہوں نے نہ صرف یہ حرکت کی، زور دبنگ کی اور پھر میڈیا میں جا کر کہا کہ اگر مجھے موقع ملا تو میں دوبارہ ایسا کروں گا۔ یہ ان کی اخلاقیات ہیں، یہ ان کا کردار ہے اور کیوں نہ ہو، جن کی لیڈر مریم نواز ہو اور وہ لوگوں کی ویڈیو ریلیز کرتی ہو۔ پہلے ویڈیو بنواتی ہو، پھر فیک ویڈیو بنواتی ہو اور پھر ریلیز کرتی ہو۔ جس پارٹی کا نظریہ یہ ہے اور جس پارٹی کا معیار یہ ہے کہ وہ لوگوں کی عزت سے کھیلنا ان کا طرہ امتیاز ہے۔ یہ آج کی بات نہیں ہے ان میں اخلاقیات، عورتوں کی عزت اور تکریم، یہ 25 مئی کو آزادی مارچ کے دن جس طرح لوگوں کے گھروں میں گھسے ہیں، یہ میرے گھر میں بھی گھسے اور جس طرح ہماری خواتین کو ہراساں کیا، ڈاکٹر یاسمین راشد جو ہماری ماؤں جیسی ہے جن کا تقدس میرے خیال میں دشمن بھی اٹھ کر کرتا ہے، انہوں نے جس قسم کا اس کے ساتھ رویہ برتا تو آپ ان سے کیا توقع رکھتے ہیں کہ یہ publically آ کر معذرت کریں گے۔ معذرت سے ان کی پارٹی کا خواتین کا یہ character ہے تو مردوں کے character کی تو آپ کیا ہی بات کرتے ہیں۔ ہمیں اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے almost دس سال ہونے کو آئے ہیں لیکن جس طرح آئین کی پامالی اور اس ہاؤس کے تقدس کی پامالی کی، جس طرح یہ اپنے اداروں کو ہاتھ میں ڈگڈگی بنا کر نچا رہے ہیں اور ان کے سامنے جس طرح آئین کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج میں اس معزز ہاؤس کے floor سے عدلیہ اور اداروں کو request کرتی ہوں کہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ یہ شیطانوں کا ٹولہ اس ملک کو بربادی کی طرف لے کر جا رہا ہے، اس ملک کی معیشت کو تباہ کر رہا ہے اور اس ملک کے معاشرے اور اخلاقیات کو تباہ کر رہا ہے۔ اگر آج بھی ہم نے آنکھیں نہ کھولیں اور

اداروں نے یہ چیزیں نہ دیکھیں کہ یہاں کون سا ڈرامہ چل رہا ہے، یہاں انڈین ڈراموں کی سیریل چلتی ہیں، یہ وہی اسمبلی نہیں لگ رہی بلکہ ان ڈراموں کی کوئی episode لگ رہی ہے۔ کبھی یہاں پر پولیس حملہ کرتی ہے اور کبھی گھروں میں پولیس بھیجی جاتی ہے۔ ان سب ڈراموں سے بچنے کے لئے میری اس معزز ہاؤس کے floor سے request ہے اور میں تمام اداروں سے کہتی ہوں اور ہماری آواز وہاں تک پہنچے کہ اس قسم کے خطرناک ملک دشمن لوگوں کو روکا جائے اور ان کے خلاف شدید قسم کی کارروائی کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ شمسہ علی!

محترمہ شمسہ علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ان سب نے باتیں کرلی ہیں۔ ایک بات یہ کہ ایک غلیظ انسان نے غلیظ حرکت کی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان کے گھر میں مائیں اور بہنیں وغیرہ نہیں ہیں؟ یہ ان کی کیسی تربیت ہے؟ یہ تو ایک لمحہ فکریہ ہے کہ کس طرح کے لوگ ہم پر مسلط ہوئے ہیں۔ میں تھوڑی سی اور گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جب سے یہ imported حکومت آئی ہے تو انہوں نے سب کچھ ختم کیا ہے، پارلیمنٹ جو ہمارا sovereign ادارہ ہے انہوں نے اس کی sovereignty ختم کی۔ میں سمجھتی ہوں کہ کس طرح سے اعلیٰ عدلیہ نے ہمارے سپیکر اور پارلیمنٹ کے اختیارات میں intervention کی، اب آپ اس وقت دیکھیں کہ یہ جو ابھی Ordinance آیا ہے یہ بھی آپ بھی سمجھیں کہ یہ سب subvert ہو رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اس وقت عدلیہ کہاں پر ہے، وہ کیوں نہیں اس کو دیکھتی اور کیوں نہیں اس کا Suo Moto notice لے کر اور فوری طور پر اسے ختم کرتی۔ یہ جو ہمارے sovereign ادارے ہیں جیسے کہ ہماری پارلیمنٹ اور اسمبلیاں sovereign ہیں تو اس کی sovereignty کو کیوں نہیں بحال کرتی؟ ہم اس کو جتنا بھی condemn کریں کم ہے۔ ہمیں اس کا بالکل پیچھا کرنا چاہئے اور کسی طرح سے ہم اس Ordinance کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی قبول کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پرسوں جو کچھ بھی اس مقدس ایوان میں ہوا تو یہ میرے خیال میں اس ایوان کے لئے سیاہ ترین دن تھا کیونکہ عطاءاللہ تارڑ جیسے لوگ

جن کا اس اسمبلی سے کوئی تعلق نہ ہے اور نہ وہ یہاں کے ممبر ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو بڑے پروٹوکول کے ساتھ یہاں اندر لایا گیا اور پھر جب آپ کی رولنگ کے مطابق وہ شخص ڈھٹائی سے بیٹھا رہا اور وہ یہاں سے اٹھا نہیں لیکن جاتے ہوئے اس بندے نے یہ ضرور ہمیں بتا دیا کہ یہاں کی جو خواتین ہیں یا یہ جو ایوان ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس ایوان کا کوئی تقدس نہیں ہے اور یہاں جو شخص جس طرح سے چاہے وہ اس ایوان کو بھی بے عزت کر سکتا ہے اور وہ یہاں کی خواتین کو بھی بے عزت کر سکتا ہے۔ اس کی ڈھٹائی کا یہ عالم تھا کہ وہ شخص گندے اشارے کرنے کے ساتھ ساتھ اور ان کے وہ دوسرے دوست جو یہاں پر بندر قسم کے لوگ ہیں، کل جس طرح سے وہ ناچ رہے تھے اور اچھل رہے تھے، ہمارا آپ سے question یہ ہے کہ کیا ہماری پارلیمنٹ اسی لئے ہے اور ہم سب یہاں اس لئے آتے ہیں کہ ہم legislation کی بجائے ہم یہاں پر رقص پیش کریں۔ وہ بھی عورتوں کو دیکھ دیکھ کر ان کی طرف غلط قسم کے اشارے کر کے ان کو یہ احساس دلائیں کہ تم لوگ وہ ہو جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تم لوگ وہ ہو جن کو ہم کچھ بھی کہہ دیں تو آپ کی پارلیمنٹ اس پر کوئی ایکشن نہیں لے گی۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور یہ میرے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کیونکہ اگر یہاں پر ہمارے honourable members میں سے، جب ہم حکومت میں تھے اگر کوئی چھوٹی سی بات غلطی سے منہ سے نکل جاتی تھی تو باہر میڈیا ایک وبال مچا دیتا تھا لیکن ایک شخص جو elected بھی نہیں ہے وہ یہاں پر ایوان میں آکر فضول قسم کے اشارے کرتا ہے اور Constitution کی بک اٹھا کر وہ یہ بتاتا ہے کہ یہ میرے پیروں تلے ہے، اس آئین کی کتاب کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو یہ لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں اب بات کرنی چاہئے اور ہمیں question raise کرنا چاہئے کہ ایک ایسے شخص کو ہم کیسے اسمبلی میں داخل ہونے دے سکتے ہیں اور وہ شخص وزیر داخلہ کیسے بن سکتا ہے کہ جس کے یہ حالات ہوں کہ وہ عورتوں کی بے عزتی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ غنڈے اور موالی جو ہیں وہ اب ہم پر آکر وزیر بنیں گے اور ہمارے ملک کا نظام چلائیں گے تو یہ لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد!

محترمہ یاسمین راشد: جناب سپیکر! جوPrivilege Motion moveکی گئی ہے میں اُس کے لئے آپ سے درخواست کروں گی کیوں کہ میں نے سُنا نہیں کہ اُس کوPrivilege Committeeکو بھیج دیا گیا یا نہیں اس کے بارےannounceکر دیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! پچھلے دو ماہ سے جو کچھ ہو رہا ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں میرے خیال میں اسمبلی کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا جو پچھلے دو مہینے سے اس کی بے عزتی ہو رہی، ہماری بھی جو مسلم لیگ(ن) یہاں پر کر رہی ہے ہم اُس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ دو مہینے سے جو کچھ ہو رہا تھا اُس کو اگر پہلے روکا جاتا ہے تو کل یہاں پر عطاء اللہ تارڑ یہ بات نہ کرتے اور نہ صرف عطاء اللہ تارڑ نے بات کی بلکہ اُن کے علاوہ بھی چار پانچ ممبران ایسے تھے جو مسلسل غلط حرکات کر رہے تھے شاید آپ کی توجہ اُن کی طرف نہیں ہوئی ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور آپ سے التجاء ہے کہ اس کے اوپر سخت سے سخت ایکشن لیا جائے ہم خواتین معزز گھروں سے آئی ہیں ہم یہ سمجھتی ہیں کہ یہ ہماری بہت بڑی بے عزتی ہے جس طرح سے عطاء اللہ تارڑ اور دیگر چار لوگوں نے بھی کھڑے ہو کر یہ بات کی ہے تو آپ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر متعلقہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور اس پر سخت سے سخت ایکشن لیا جائے۔ اس بندے کو ہم آئندہ سے اس ایوان کے اندر نہیں دیکھنا چاہتے میرے خیال میں اس طرح سے تاریخ میں کبھی بھی نہیں ہوا۔ لیکن یہ مسلم لیگ (ن) کے غنڈے ہیں ان غنڈوں نے اسمبلی کے باہر بھی ہمارے ساتھ ناجائز کیا ہے اور اسمبلی کے اندر بھی یہ اس طرح مسلسل کر رہے ہیں یہ کون سا قانون ہے، کس قانون کے تحت یہ ایوان میں آئے ہیں، کیا ہمارے ہاتھ میں کوئی قانون نہیں ہے کہ سارے کے سارے قوانین کو پامال کیا جا رہا ہے؟ آپ سے ایک دفعہ پھر درخواست ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور اس معاملہ کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس پر ایکشن لیا جائے بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شعوانہ بشیر!

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! محترمہ یاسمین راشد کی طرف سے جو تحریک پیش کی گئی ہے ہم عطاء اللہ تارڑ کے اس ایکشن پر جو اُس نے غیر اخلاقی حرکت کی ہے اُس کی بھرپور مذمت کرتے

ہیں اور ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ غیر اخلاقی حرکت نہ صرف اُس شخص کی تربیت کی نشاندہی کرتی ہے بلکہ یہ حرکت اُس پوری پارٹی مسلم لیگ(ن) کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ کس caliber کے لوگ ہیں، کس کماش کے لوگ ہیں اور خاص طور پر ان کے گندے اشارے اور ان کی غیر اخلاقی حرکتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ پارٹی کن لوگوں پر مشتمل ہے کیا یہ حکومت چلانے کے قابل ہیں؟ ہم ان کی یہ غیر آئینی حرکتیں بہت دنوں سے دیکھ رہے ہیں، جو اس وقت حکومت پر قابض ہیں، ان کی تمام حرکتیں غیر آئینی ہیں اور ہم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہیں جس طریقے کا رویہ یہ اسمبلی میں پیش کرتے ہیں، ان لوگوں کی نہ تو کوئی اخلاقی تربیت ہے، یہ لوگ جاہل ترین ثابت ہو رہے ہیں یہ حکومت کرنے کے قابل ہیں نہ یہ اسمبلی کی کسی کارروائی کو پیش کرنے کے قابل ہیں ان کی تمام حرکتوں پر سخت ایکشن لیا جائے اور اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! جو ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نے تحریک پیش کی ہے اُس معاملے کی جتنی مذمت کی جائے اُتنا ہی کم ہے واقعی 3۔اپریل سے لے کر آج تک جو قوانین کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں، جس طرح قوانین کو پامال کیا جا رہا ہے، اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے پاکستان کی پارلیمینٹ کی history اُٹھا کر دیکھ لیں ایسی سیاہ history نہیں ملتی جو انہوں نے وتیرہ بنایا ہوا ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تمام گلو بٹ اور یہ جو غنڈہ گردی ہے یہ ان کے نام سے ایسے ہی منسوب نہیں ہوئی یہ حقیقتاً نہایت گرے ہوئے اخلاق کی ان کی تربیت ہوئی ہے۔ ان کی تربیت ان کی پوری جماعت کے اندر اور ان کے ممبرز کے اندر نظر آتی ہے یہ بات آپ سوچیں ایک بندہ جو کل یہاں حرکتیں کر رہا تھا مجھے اُس کا نام یاد نہیں جیسے وہ حرکتیں کر رہا تھا مراسیوں کا بھی ان سے بات کرنے کا طریق کار اور انداز بہتر ہوتا ہے جس طریقے سے وہ ممبر یہاں پر ناچ رہے تھے اور حرکتیں کر رہے تھے اور فحش قسم کی باتیں اور اشاروں کا استعمال کر رہے تھے میں سمجھتی ہوں یہ

پوری قوم نے دیکھا، پوری قوم ان کی اصلیت جانتی ہے لیکن سوالیہ نشان یہ ہے کہ تمام قوم جانتی ہے تمام ادارے دیکھ رہے ہیں لیکن تمام ادارے خاموش کیوں ہیں؟ یہ کسی کو نظر نہیں آرہا کہ ہاؤس کے اندر کیا ہو رہا ہے اس کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے ویسے تو عدالتیں رات کو کھول دی جاتی ہیں لیکن یہاں پر جو قوانین کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں اور اس مقدس ایوان کی جو پامالی کی جا رہی ہے وہ کسی کو نظر نہیں آرہی ہے یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے لیکن اللہ کی لاٹھی انشاءاللہ بے آواز ہے جب یہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے تو ان کے ساتھ وہ حال ہو گا کہ کوئی ادارہ ان کو نہیں بچا سکے گا۔ انہوں نے اس ہاؤس کا، خواتین کا، ممبرز کا اور خاص طور پر سپیکر صاحب آپ کی چیئر جو کہ سب سے مقدس ہے اُس کی انہوں نے عزت نہیں رکھی، میں سمجھتی ہوں یہ آپ کا خاندانی پن ہے، یہ آپ کا اخلاق اور یہ آپ کا اعلیٰ کردار تھا کہ جب جب ان لوگوں کا وقت آیا تو جس طریقے سے آپ نے اپنا role ادا کیا یہ آپ کے اعلیٰ خاندان اعلیٰ تربیت کو ظاہر کرتا ہے لیکن جو انہوں نے حرکتیں کی ہیں اور جو یہ کر رہے ہیں یہ ان کی تربیت ہے یہ ان گری ہوئی خاندان کی سوچ کو ظاہر کرتی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں صرف ایک ہی بات کہنا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ ہم سب خواتین نے اپنے ساتھ کی ہوئی زیادتیوں کے بارے میں ایک ایک خاتون ممبر نے آپ کے سامنے بولا ہے کیا ہی خوشی ہوتی کہ یہ مائیک ہمارے بھائی ممبران کے ہاتھوں میں ہوتا اور بھائی جب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمارے حق میں یہ بات کر رہے ہوتے جو ہم اپنے لئے بول رہے ہیں اس لئے میں اپنے بھائیوں سے چاہوں گی کہ ہمارے بھائی ہماری protection کریں، ہمارے بھائی ہمارے حق میں بولیں اور ہم یہاں اپنے آپ کو محفوظ محسوس کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ صرف چند درجن یہاں ایوان میں بیٹھی خواتین کا بھی معاملہ نہیں ہے اگر ہم چند خواتین کی اس مقدس ایوان میں بھی حرمت محفوظ نہیں ہے تو پنجاب کی چھ کروڑ خواتین کی حرمت کی ہم کیسے حفاظت کریں گے تو اس ایوان میں

خاص طور پر اس بندے کو عبرت کا نشان بنانا چاہئے کہ جس نے پنجاب کی تمام خواتین اور پاکستان کی خواتین کی عزت کو داؤ پر لگایا ہے خواتین سڑکوں پر دفاتروں میں اور اپنے گھروں میں کیسے محفوظ رہیں گیں تو آپ اس پر سخت ایکشن لیں آپ کی چیئر بہت مضبوط ہے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں آپ اُس شخص کو نشان عبرت بنائیں۔

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میاں محموالرشید!

میاں محمود الرشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم چاہ رہے تھے کہ ہماری بہنیں پہلے اس معاملہ پر اظہار خیال کریں ہم سارے ممبر ان ان کی عزت کے رکھوالے بھی ہیں اور ان کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُس سوچ اور اُس ذہنیت کی عکاسی ہے کہ جو اس پارٹی کے اندر اس گندی ذہنیت اور سوچ کے لوگوں کو اس مقام پر انہوں نے منسٹر بنا دیا تو یہ ان کے لئے اور عوام کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سوشل میڈیا پر اس کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے اور عوام اس کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی بات کر رہی ہے۔ میں وکلاء برادری سے بھی گزارش کروں گا کہ اس کالی بھیڑ کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اس کا لائسنس چاہے وہ پنجاب بار کونسل، ہائیکورٹ بار یا سپریم کورٹ بار کا ہے وکلاء اپنے اجلاس بلا کر اس کا لائسنس کینسل کریں کیونکہ یہ اس قابل نہیں ہے کہ یہ وکلاء برادری کی کسی بھی جگہ پر نمائندگی کر سکے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مجھے یہاں پر یہ بات کرنی چاہئے یا نہیں لیکن آج میں یہاں پر یہ بات کروں گا کہ اگر آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں تو اس کے grandfather نے جو یہاں پر کیا اس کی پنجاب، پاکستان یا شاید پوری دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ ایک شخص پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر ایک ہاتھ میں Constitution کی کتاب پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس طرح کے فحش اور نازیبا حرکات و سکنات اور اشارے کرے تو یہ اس کے لئے اور اس کی پارٹی لیڈرشپ کے لئے بھی ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ یہ شخص تارڑ کا grandson ہے جو اس ملک کے ججز کو خریدنے کے لئے کوئٹہ بریف کیس لے کر گیا تھا۔ نواز شریف کے دور میں جس شخص نے وہاں ججز کو خرید کر سپریم کورٹ پر حملہ کروایا تھا یہ اس شخص کا ہی grandson ہے لہٰذا یہ اس گھرانے کی تربیت ہے۔ اس کو اس ایوان

میں موجود اپنی بہنوں کا خیال نہیں آیا کہ اس ایوان میں صرف ہماری خواتین نہیں بلکہ ان کی اپنی طرف بھی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس طرح کا اشارہ اس طرح کی سوچ اس کو آشکار کرنے سے پہلے لمحہ بھر بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ یہاں پر ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ میرا خیال ہے اس پر ہماری بہنوں کی طرف سے بھی کافی بات ہو چکی ہے۔ جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اس کے محرکین، محترمہ یاسمین راشد، جناب سبطین خان، میاں محمودالرشید اور میاں اسلم اقبال ہم چار لوگ تھے۔ میری اور ہم سب کی ہاؤس کی طرف سے یہ request ہے کہ ہماری اس تحریک استحقاق کو accept کرتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس کو یہاں پر بلا کر اس حوالے سے جواب طلبی کی جاسکے اور اس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس طرح کے مقدس ایوانوں میں آنے پر پابندی لگائی جاسکے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اب میں میاں اسلم اقبال کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں اور اس کے بعد جناب عمار یاسر بات کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ڈاکٹر یاسمین راشد نے ایوان میں جو تحریک استحقاق پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت اہم اور پورے ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ ایک غیر منتخب شخص اسمبلی میں آتا ہے۔ میرے ہاتھ میں آئین کی کتاب ہے اس میں نبی رحمت ﷺ کی حرمت اور قرآن پاک کے بارے میں بھی بات ہے وہ شخص ایک ہاتھ میں اس کتاب کو اٹھاتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے انتہائی غلیظ گالی کا نشان بنا کر پورے ایوان کے سامنے جس میں خواتین بھی بیٹھی تھیں ان سب کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ لہراتا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ نازیبا حرکات اپنے ہاتھوں سے کرتا رہا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، آپ کو یاد ہو گا کہ ان کی اعلیٰ قیادت بے نظیر بھٹو کے خلاف لاہور میں بلکہ پورے پنجاب میں بے نظیر بھٹو اور نصرت بھٹو کی ننگی تصویریں ہیلی کاپٹر اور جہاز کے ذریعے پورے پنجاب میں پھینکتی رہی ہے لہذا یہ ان کی تربیت ہے۔ آپ کو اس پر اتنا افسردہ اور پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ آپ ان کی تربیت کا اس بات سے اندازہ لگالیں کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ ان کی روح بھی ویسی ہے لہذا ان کو فرشتے بھی ویسے ہی ملنے ہیں۔ ان کے بڑوں کی کیا کوالیفکیشن رہی ہے کہ محترم نواز شریف کو گندے لطیفے سنانا اس کے علاوہ ان کی کیا

کوالیفکیشن تھی؟ ججز کو خریدنے کے لئے بریف کیس لے جانا یہی ان کی کوالیفکیشن رہی ہے اور تو ان کی کوئی بھی کوالیفکیشن نہیں ہے۔ آج عطاء تارڑ نے سیکرٹری لاء کے کمرے میں بیٹھ کر کہا اور اس کے بعد اس نے آئی جی پنجاب کو ٹیلی فون کیا کہ میاں اسلم اقبال کی زبان بندی کرنی ہے لہٰذا اس کے اور اس کے بھائیوں کے خلاف پرچے درج کرنے ہیں اس کو ہم نے چھوڑنا نہیں ہے۔ یہ جو مرضی کر لیں جتنی میری زندگی لکھی ہے وہ میرے رب کو پتا ہے۔ میرا ایک ایک سانس میرے رب کو پتا ہے۔ یہ گندی حرکتیں پہلے بھی کرتے رہے ہیں لیکن یہ 80,s یا 90,s کی دہائی نہیں بلکہ یہ 2022 ہے جتنی مرضی گندی اور پیچ حرکتیں کر لو تم نے یہ حرکتیں پہلے بھی کیں ہیں۔ تم لوگوں نے پہلے بھی چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا ہے اور بے شرمی کی ہے۔ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ تمہاری لیڈر مریم نواز کا اس حوالے سے ٹویٹ آتا اور وہ اس حرکت کو condemn کرتی اور وہ کہتی کہ ایسی حرکت کرنے سے ایک ممبر کا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لیکن انہوں نے اس کو condemn نہیں کرنا کیونکہ آپ سمجھ گئے ہیں میں اس سے آگے بات نہیں کروں گا۔ اس کی دوسری قسط اگلے سیشن میں کروں گا یہ پہلے میرے اور میرے بھائیوں کے خلاف پرچے درج کروالیں۔ آئی جی کو کہہ دیں کہ آئی جی کی ریٹائرمنٹ پانچ سال بعد ہونی ہے۔ یہ ایوان ہو گا اور ہم ہوں گے انشاءاللہ اور عدالتیں ہوں گی۔ جو بھی کوئی ہمارے ساتھ ناجائز کرے گا ہم عدالت میں جائیں گے اور ہم انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ آپ سن لیں کہ میں یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ کل انہوں نے مجھے تین پیغام بھیجے ہیں کہ میاں کم بولا کر۔ پچھلی اسمبلی میں بھی یہ کہتے رہے کہ کم بولا کر۔ کل انہوں نے اپنے دوستوں کے ذریعے مجھے پیغام راہداری پر چلتے ہوئے ایک منسٹر کے ذریعے پیغام بھجوایا ہے۔ کیا میں ان کی گیدڑ بھبھکیوں سے چُپ ہو جاؤں گا، کیا میں انصاف اور حق کی بات کرنا بند کر دوں گا تو وہ میرا آخری دن ہو گا تم لوگوں نے جو مجھے خریدنا تھا خریدنے کے لئے سب کچھ کر لیا؟ ہم بکاؤ مال یا لوٹے نہیں ہیں۔ ہم عمران خان کے ساتھ پاکستان کے لئے کھڑے ہیں، اس کے نظریات کے ساتھ کھڑے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے عمران خان زندہ باد کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر! یاد رکھیں آج میں یہ بات ریکارڈ پر لا رہا ہوں کہ انہوں نے گندی سے گندی حرکت کرنی ہے۔ ان کی شکلوں کی طرف نہ جائیں شکل مومنا کرتوت کافراں ہے۔ ان کی

کرتوتیں کافروں والی ہیں۔ جب انسان سے غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو ندامت ہوتی ہے اور وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اللہ کے سامنے جھکتا ہے اور معافی مانگتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں دوبارہ کروں گا ہمیں پتا ہے تم دوبارہ کروگے کیونکہ تمہاری تربیت ہی ایسی جماعت میں ہوئی ہے۔ تمہارے لیڈر کیا کرتے تھے یہ میں اگلی قسط میں بتاؤں گا؟ پہلے تم کرلو جو تم نے کرنا ہے، پرچے کرنے ہیں، چھاپے مارنے ہیں یا جیل کے اندر کرنا ہے جو کرنا ہے کرلو، تسلی کرلو۔ دنیا سے حسرت لے کر نہ جانا کہ یہ والا امر رہ گیا تھا اگر یہ بھی ہم کر لیتے تو شاید وہ سدھر جاتا تم نے پیغام بھی پہنچا لئے ہر طرح کی بات بھی کرلی، چادر چار دیواری کا تقدس بھی پامال کرلیا، میرے بھائی کو لے کر چلے گئے، تشدد کیا اور تین دن تک اندھیرے میں بند رکھا اور دو دن نارووال میں ضمانت نہ ہونے دی یہ سب تم نے کرلئے ہیں۔ انہوں نے ہائیکورٹ کا حکم نہیں مانا تو contempt of court لگی پھر جا کر کہیں ضمانت ہوئی تو کوئی مسئلہ نہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: پہلے حافظ عمار یاسر اپنی بات کریں گے اور اس کے بعد سید یاور عباس اپنی بات کریں گے۔ جی، حافظ صاحب!

جناب عمار یاسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ جناب سپیکر! جس طرح ہماری محترمہ ومکرمہ میڈم یاسمین راشد اور تمام خواتین ممبران نے جن چیزوں کا اظہار کیا ہے یقین جانیئے اس بات پر بہت افسوس ہوا ہے چونکہ اس پورے ایوان کا تقدس مجروح ہوا، ہماری ماؤں بہنوں کا تقدس مجروح ہوا، پنجاب کی تمام ماؤں بہنوں کا تقدس مجروح ہوا۔ اس ایوان میں خاتم الانبیاء امام الانبیاء حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے حوالے سے تاریخی کام ہوا ہے، اس میں قرآن مجید کی ساری آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ کی توہین ہوئی ہے، اللہ اور اس کے رسول کے ناموں کی بھی توہین ہوئی ہے۔ کیا لوگ مسجدوں کے اندر اور اپنی ماؤں بہنوں کی موجودگی میں اس طرح کے اشارے کرتے ہیں؟ ان کی تربیت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک اور چیز بتانا چاہتا ہوں اور تمام مذہبی لوگوں کو اس بات کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جتنا اسلام اور دین کو نقصان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں ہوا ہے تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔ نواز شریف صاحب اور شہباز شریف صاحب کے ادوار میں جتنا دینی طبقے یا دین اسلام کو نقصان پہنچایا گیا ہے کسی اور دور میں نہیں پہنچا۔ میں آج ان مذہبی لوگوں سے کہتا ہوں جو ہمیشہ مسلم لیگ (ن) کو مسلمانوں اور پارساؤں کی جماعت سمجھتے ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کم از کم ہمیں تو اطمینان دلوائیں کہ ان کی حکومت میں کیا ختم نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈالا گیا؟ 2016 اور 2017 کے اندر کس نے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا تھا؟ کیا علما بھول گئے؟ کیا پیر بھول گئے؟ کیا ہمارے مذہبی لوگ بھول گئے؟ کیا معافی ہو گئی؟

جناب سپیکر! حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر محمد الرسول اللہ کی گستاخی ہو تو قوم کو مر جانا چاہیئے، مسلمان زندہ رہنے کے حقدار نہیں ہیں۔ مسلم لیگ (ن) نے مذہب کے نام سے ووٹ لئے لیکن ہمیشہ اسلام کو نقصان مسلم لیگ (ن) نے ہی پہنچایا۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ختم نبوت کے حوالے سے ایک بہت اچھا کام ہوا اور ادوار میں بھی بہت اچھا کام ہوا، اس تحریک کے اندر چودھری ظہور الٰہی صاحب، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مفتی محمود صاحب اور بڑے بڑے جید علمائے کرام شامل تھے۔ جب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کیا گیا تھا اس پر چودھری شجاعت حسین صاحب نے ختم نبوت کے لئے بہت اچھا کام کیا لیکن مسلم لیگ (ن) کی کوئی ایسی بات بتا دی جائے کہ انہوں نے دین اسلام کے لئے کوئی کام کیا ہو۔

جناب سپیکر! محترم عمران خان صاحب نے اقوام متحدہ کی اسمبلی میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی آواز اٹھائی ہے اور پورے عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ مسلمانو! جو اچھی چیزیں ہوں ان کو سہراؤ، مذہبیو، پیرو، مولویو! ہوش کرو اس آدمی کو پہچانو جس نے پورے اقوام عالم کے سامنے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اٹھائی۔ غیر ممالک میں جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں ہوئی ہیں ان پر عمران خان صاحب نے جو مؤقف اپنایا ہے اس پر تمام مذہبی لوگوں کو عمران خان کی پشت پر کھڑا ہونا چاہیئے، تمام مذہبی جماعتوں، تمام پیروں، تمام مولویوں، تمام مکاتب فکر کے لوگوں کو اس معاملے پر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر

OIC کے اندر چاہے وہ پاکستان کے اندر ہو، چاہے سعودی عرب کے اندر مکۃ المکرمہ میں ہو، چاہے وہ اقوام متحدہ کے اندر ہو عمران خان صاحب کا جو حضور کی عزت کا یہ کارنامہ ہے ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اسمبلی کے تمام ممبران کو چاہئے، مولویوں اور پیروں کو بھی چاہئے کہ اپنی زبان بندیاں کھولیں، حق کی بات کرنی چاہئے۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو سال پہلے نوشیرواں مسلمان نہیں تھا لیکن وہ انصاف پسند تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے زمانے کی تعریف کی ہے، کسی کا کافر ہونا کوئی بات نہیں ہے۔ میں تو اس آدمی کے جوتوں کا بھی نوکر ہوں جو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بات کرے گا اور ان کے پاؤں دھو کر پینے چاہئیں۔ عطاءاللہ شاہ بخاری نے کہا تھا کہ جو بھی ختم نبوت پر بات کرے گا میں اس کی بھیڑ بکریاں چرانے کے لئے بھی حاضر ہوں۔ہم اس کے جوتے اٹھانے کے لئے بھی حاضر ہیں جو بھی میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرے گا، آپ کے اہل بیت کی بات کرے گا، آپ کے اصحاب کی بات کرے گا ہم ان کے نوکر ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی سربراہی میں اسمبلی نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے کام کیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کیا ہے، قانون سازی کی ہے اس پر تاقیامت آپ کو نہیں بھول سکتے اور آپ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہے۔ آپ کبھی بھی اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھا کریں، آپ کے پیچھے امام الانبیاء کا ہاتھ ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے تھے جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا کام کرتا ہے اس کی پشت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہوتا ہے۔ آپ کبھی اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کریں، اسمبلی کا کوئی ممبر اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کرے، جرات، دلیری اور بہادری کے ساتھ ہم نے ان چوروں کا، ان ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنا ہے۔ انشاءاللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ وآخر دعوٰھم ان الحمدللہ رب العالمین۔

جناب سپیکر: جی، یاور بخاری صاحب!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ ۔جناب سپیکر! یہ بدقسمت انسان جب پرسوں اشارہ کر کے گیا ہے۔بدقسمت ہے کہ جو عمار یاسر صاحب نے بات کی ہے کہ اوپر آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں سامنے حدیثیں ہیں اگر اس چیز

کا تقدس نہیں ہے تو پھر ایک منافق اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی والے جو خواتین کے حقوق کی اتنی باتیں کرتے ہیں اور مسلم لیگ(ن) کے بھی چند ارکان خواتین کے حقوق کی باتیں کرتے ہیں تو ان میں سے کسی ایک نے بھی ابھی تک عطاءاللہ تارڑ کی اس حرکت کو condemn نہیں کیا۔ اخلاقیات کی یہ وہ چیزیں ہیں کہ جن کو ہمارے بیرون ملک بیٹھے ہوئے لوگ بھی دیکھ رہے ہیں۔ ہماری آنے والی نسلیں بھی اسے دیکھیں گی اور یہ پوری دنیا میں دکھایا جائے گا کہ صوبہ پنجاب کا وزیر داخلہ پنجاب اسمبلی کے ایوان کے اندر آکر ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔ جیسا کہ میرے بھائی میاں محمد اسلم اقبال صاحب نے بات کی ہے کہ ان کے رویے سے تو ہم کچھ بھی توقع کر سکتے ہیں۔ ایسا ناپسندیدہ انسان جس کی اتنی گھناؤنی حرکتیں ہیں وہ اگر اسمبلی کے ایوان میں ایسا کر رہا ہے تو پھر کل وہ اپنی منسٹری میں بیٹھ کر ہماری ماؤں، بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ کیا کچھ نہیں کر سکتا؟ اس سے کسی اچھائی کی توقع نہیں ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ہم سب لوگ اس چیز کو strongly protest کریں۔ ہماری طرف سے اس بندے کے لئے کوئی ایسے اقدام اُٹھائے جانے چاہئیں کہ اگر شخص کو کسی بھی ministerial عہدے پر لگایا جائے تو ہم اسکے خلاف regular protest کریں تاکہ اس کی جرات کو ہم کم سے کم کر سکیں۔ جب تک ایسے لوگوں کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے تو یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ یہ ہمارے بہن بھائیوں اور سپورٹرز کو بہت زیادہ تنگ کریں گے جیسا کہ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ میں یہاں پر موجود سب معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ آپ لوگ اس حوالے سے individually اپنے لیٹر ہیڈز کے اُوپر صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف آف آرمی سٹاف کو خط لکھیں۔ ہماری افواج پاکستان کو اس بارے میں بڑے غور سے ایک مرتبہ ضرور سوچنا پڑے گا۔ آرمی کا حکومت کے ساتھ کھڑا ہونا ایک بہت اچھی چیز ہے لیکن ایسے لوگ جو کہ بے غیرتی کی تمام حدود پار کر جائیں ان کا ساتھ کبھی نہیں دینا چاہیے۔ ہمارے آرمی چیف جب کل چائنا یا امریکہ جائیں گے اور وہاں پر انہیں کسی نے اگر اس شخص کی اس حرکت کا فوٹو دکھا دیا تو پھر ہماری وہاں پر کیا عزت رہ جائے گی؟ میری درخواست ہے کہ آپ لوگ چیف آف سٹاف، چیف جسٹس آف پاکستان، صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، سپیکر قومی اسمبلی اور باقی جو بھی آئینی یا elected عہدیدار ہیں ان سب کو اس نازیبا حرکت کے بارے میں خط لکھیں۔ اگر انہوں نے اس کی نازیبا حرکت کی

ویڈیو نہیں دیکھی تو ابھی دیکھ لیں۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں ایسا پھر بھی کروں گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسے کسی قسم کی ندامت یا شرمندگی نہیں ہے۔ اس شخص نے اپنی انگلی کے اشارے سے جو نازیبا حرکت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں پھر بھی ایسا کروں گا۔ ایسا ہڈ حرام، ایسا بدبخت اور بدنصیب انسان اگر اس ایوان میں دوبارہ آتا ہے تو میری درخواست ہے کہ اسے ایوان میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ حکومت اور آپ کی یہ understanding ضرور ہونی چاہئے۔ ہم اس شخص کی جتنی سخت مذمت کر سکتے ہیں وہ کریں۔ خوش قسمتی سے ہمارے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب بھی ایوان میں تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ آپ کی طرف سے بھی یہ خط تمام آئینی عہدیداروں کو جانے چاہئیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، جناب محمد بشارت راجہ! میرا خیال ہے کہ اب legislation کی طرف آجائیں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! legislation سے پہلے میں اس سلسلے میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تھا تو اس دن عطاء اللہ تارڑ سے متعلق یہ point out کیا گیا تھا کہ he is a stranger in this House اور آپ کی اس پر بڑی واضح رولنگ آئی تھی اور آپ نے اسے ہاؤس سے باہر جانے کے لئے کہا تھا لیکن بادل ناخواستہ اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا لیکن یہ بھی آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی meetings ہوتی رہی ہیں تو وہاں پر اپوزیشن کی طرف سے مسلسل یہ استدلال رہا ہے کہ ہم نے اس کو وزیر تسلیم کیا ہوا ہے اور ہم نے اس کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں کمرہ الاٹ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ میری آپ سے استدعا ہے کہ ہم اس کو وزیر تسلیم نہیں کرتے لہٰذا اس کے نام پر جو کمرہ الاٹ ہوا ہے اسے cancel کر دیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution.

Mr. Muhammad Basharat Raja may move the motion for suspension of rule.

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں پہلے اس کے اغراض و مقاصد بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ معزز ممبران کو معلوم ہو سکے کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل جب ہماری اسمبلی کا اجلاس جاری تھا تو اسی دوران یہ اطلاع ملی کہ ایک نیا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے لیکن اس سے پہلے ہماری ایک requisition آچکی تھی اور اس requisition پر ہم 41st اجلاس طلب کر چکے تھے۔

جناب سپیکر! حکومت نے کل تین انتہائی شرمناک فیصلے کئے ہیں۔ انہوں نے پہلا فیصلہ یہ کیا ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے سے جو جناب سپیکر یعنی آپ کے اختیارات ہیں اور جو سیکرٹری اسمبلی کے اختیارات ہیں وہ واپس لے کر سیکرٹری قانون کو دے دیئے گئے ہیں جو کہ proceedings of the Assembly کے حوالے سے ایک irrelevant آدمی ہے۔

جناب سپیکر! جب آپ سپیکر بنے تو آپ نے یہ تحریک چلائی تھی کہ اسمبلی کو زیادہ اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ چونکہ یہ ایک منتخب ادارہ ہے اور اس ادارے کو سپریم ہونا چاہئے۔ اس پر میں اپنے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے agree کیا اور انہوں نے اسمبلی کو بااختیار بنانے کے لئے وہ تمام اختیارات جو صوبائی حکومت کے پاس تھے اسمبلی سیکرٹریٹ کو دیئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے ہاں privileges کے حوالے سے بہت شور ہوتا تھا کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ ہمیں تھانے دار یا ایس پی ٹلا لیتا ہے اور کوئی افسر ہماری بات نہیں سنتا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے Punjab Privileges Act کو amend کیا اور ہم نے اس اسمبلی کی استحقاق کمیٹی کو اختیارات دیئے کہ اگر کسی افسر کے خلاف کوئی شکایت آتی ہے کہ معزز ممبران کے ساتھ اس کا رویہ یا سلوک مناسب نہیں ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔ پچھلے کچھ دنوں سے اس اسمبلی کے فلور پر یہ آواز آتی بھی رہی ہے کہ اگر آئی جی یا کوئی

اور دوسرا شخص جو اسمبلی کے اختیارات کو تسلیم نہیں کرے گا تو اس کو سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ credit ہمارے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب کو جاتا ہے کہ انہوں نے حکم دیا کہ ہم اس کو concede کریں، ہم نے اس کی مخالفت نہیں کی، Privileges Act کے تحت اسمبلی کو وہ اختیارات ملے اور ممبران کے استحقاق کے حوالے سے انتہائی اہم فیصلے کئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس اسمبلی کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کیا گیا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو لوگ اس اسمبلی کو بااختیار بنانے کی بات کرتے ہیں اور جو لوگ منتخب اداروں کو بااختیار بنانے کی بات کرتے ہیں جب ان کی دُم پر کسی سیکرٹری یا آئی جی کی طرف سے پاؤں آتا ہے تو وہ اپنے اس stance سے بھاگ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ یہی وہ لوگ تھے جو اسی معزز ایوان کے فلور پر خراج تحسین پیش کرتے تھے کہ اس موجودہ حکومت کا یہ کارنامہ ہے۔ میری موجودہ حکومت سے مراد اس وقت کی جو ہماری حکومت تھی یہ اس کا کارنامہ ہے کہ اس نے privileges کے حوالے سے انتہائی انقلابی فیصلے کئے تھے۔ میں یہاں صرف ایک مثال دے کر بات کو ختم کروں گا کہ اگر آج 2019 کا آپ کا Privileges Act نہ ہوتا تو حمزہ شہباز صاحب کبھی بھی Production Order پر جیل سے باہر نہیں آسکتے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کی انتہائی غلط سوچ ہے کہ جب یہ خود کسی قانون سے استفادہ کرنا چاہتے تھے تو منتیں کر کے اس قانون کو منظور کروایا اور اس قانون کا فائدہ اُٹھاتے رہے ہیں لیکن آج جب انہیں اس قانون کی ضرورت نہیں تو حمزہ شہباز صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اس Production Order کے قانون کو ختم کر دیا ہے۔ یہ معزز ایوان اس کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور ہم ان کے اس کردار کی بھی بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ ہمارے حزب اختلاف کے معزز ممبران کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ان کے Production Order جاری ہوں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں کہ موجودہ حکمرانوں کا یہ پروگرام ہے کہ وہ large scale پر معزز ممبران کی گرفتاریاں کرنا چاہتے

ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان ممبران کے Production Order جاری نہ ہوں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ صرف جیل ہمیں اپنے مقصد سے نہیں ہٹا سکتی اور جو بھی حالات ہوں گے ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کا مقابلہ کریں گے۔

MR SPEAKER: Mr. Muhammad Basharat Raja may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for taking up a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for taking up a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab

Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for taking up a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

(The motion was carried unanimously.)

قاعدہ127کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Mr. Muhammad Basharat Raja may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل(a) (2) 128 کے تحت آرڈیننس پنجاب قوانین مشکلات کی منسوخی اور ازالہ2022 پیش کرنے کی اجازت کے لئے قرارداد

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval

of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

Now, the question is:

> "That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

(The motion was carried and leave granted.)

آرڈیننس کی منسوخی اور ازالہ کے لئے قرارداد

MR SPEAKER: Mr. Muhammad Basharat Raja may move the Resolution for disapproval.

آرڈیننس پنجاب قوانین (مشکلات کی منسوخی اور ازالہ) 2022

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab disapproves the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinance 2022 (X of 2022)."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab disapproves the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinance 2022 (X of 2022)."

Now, the question is:

"That the Resolution for disapproval of the Ordinance be passed."

"Now those in favour may say ayes and now those not in favour may say noes, I think ayes have it ayes have it, the resolution is passed unanimously."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed unanimously.)

Applause!

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد نے عطاء اللہ تارڑ کی گندی حرکات کے خلاف جو Privilege Motion پیش کی ہے وہ Privilege Committee کو refer کر دی گئی ہے اور committee within two months ایوان میں رپورٹ پیش کرے گی۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 16۔جون 2022 دوپہر ایک بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔